104 سالہ عرس امام احمد رضا کے موقعہ پر خصوصی اشاعت نمبر 54

2022ء بمطابق 1444 ہجری

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

کا تجزیاتی مطالعہ

(فضائل بشریت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں)

محققین

پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان

محمد احمد ترازی

ناشر رُشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری پاکستان

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل سمندری کی طرف سے

اشاعت خاص صد سالہ عرس امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موقعہ پر

شائع ہونے والی کتب

نام کتاب	مصنف	نام کتاب	مصنف
تذکرہ مجدد اعظم	مولانا عطاء النبی	امام احمد رضا اسمٰعیل خلیل مکی	غلام مصطفیٰ رضوی
عطر حدائق بخشش (جلد دوم)	مفتی عارف محمود خان	سرتاج الفقہاء امام احمد رضا	ڈاکٹر مسعود احمد
اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	امام احمد رضا اور شیخ صالح کمال مکی	غلام مصطفیٰ رضوی
امام احمد رضا اور فقہائے سلف سے اختلاف	مفتی فیض احمد اویسی	اعلیٰ حضرت کے رفاہی کارنامے	غلام مصطفیٰ نعیمی
امام احمد رضا اور احترام سادات	سید صابر حسین بخاری	امام احمد رضا کا درس اتحاد کا منصوبہ	غلام مصطفیٰ رضوی
امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق	سید وجاہت رسول قادری	علم تفسیر میں امام احمد رضا کی خدمات	مولانا عطاء النبی حسینی
خانوادہ رضا کی علمی وادبی جہتیں	توفیق احسن برکاتی	امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت	سید وجاہت رسول قادری
ضیائے تاباں (جلد اوّل)	شرافت علی قادری	ضیائے تاباں (جلد دوم)	شرافت علی قادری
حسام الحرمین اور مشائخ نقشبندیہ	غلام مصطفیٰ رضوی	محدث بریلوی کے عشق کے تفکیلی عناصر	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم
پروفیسر حاکم علی اور امام احمد رضا	میثم عباس قادری	کنز الایمان پس منظر اور پیش منظر	غلام مصطفیٰ رضوی
کنز الایمان تحقیق کے آئینے میں	غلام مصطفیٰ رضوی	امام احمد رضا اور تحفظ ختم نبوت	سید وجاہت رسول قادری
علم سیرت وشمائل اور امام احمد رضا	اظہار النبی	عقیدہ توحید کے تحفظ میں امام احمد رضا کی خدمات	شرافت علی قادری
امام احمد رضا خدمات واثرات	مولانا ابوزہرہ رضوی	فتاویٰ رضویہ کی بے مثال خدمات	مفتی علی اصغر عطاری
صنعت وتجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی	مفتی سجاد علی فیضی	سلطنت عثمانیہ کے تحفظ میں امام احمد رضا کا کردار	ڈاکٹر دلاور خان
انگریزی کے دوست یا دشمن	غلام مصطفیٰ رضوی	اعلیٰ حضرت سیرت کوئز	مفتی عارف خان
تاجدار ختم نبوت	شرافت علی قادری	امام احمد رضا عقل ودانش کی عدالت میں	ڈاکٹر اسماعیل بدایونی
فروغ رضویات میں رشد الایمان فاؤنڈیشن کا کردار	شاہد ڈوگر	تعلیم اور فکر رضا	غلام مصطفیٰ رضوی
معارف کنز الایمان	علامہ یٰسین اختر	مختصر تذکرہ محدث اعظم	علامہ حسن علی رضوی
امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت	ڈاکٹر کوثر نیازی	تذکرہ صاحبزادہ فضل رسول رضوی	علامہ حسن علی رضوی
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی افکار	پروفیسر گل احمد	قرآنیات کا عملی اطلاق اور کنز الایمان	پروفیسر دلاور خان
مکتوبات سید وجاہت رسول قادری	ڈاکٹر سلیم اللہ جندران	امام احمد رضا کے معاشی افکار ونظریات	مولانا شاہد القادری
الہند کی کہانی علمائے عرب کی زبانی	علامہ خرم شہزاد مدنی	سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر دلاور خان

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

سمندری فیصل آباد (پاکستان)

104 سالہ عرس امام احمد رضا کے موقعہ پر خصوصی اشاعت نمبر 54
2022ء بمطابق 1444 ہجری

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

کا تجزیاتی مطالعہ

(فضائل بشریت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے تناظر میں)

محققین

پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان

محمد احمد ترازی

ناشر رُشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری پاکستان

جملہ حقوق محفوظ !

نام کتاب: شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام کا تجزیاتی مطالعہ
(فضائل بشریت مصطفیٰ کریم ﷺ کے تناظر میں)

مقالہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر دلاور خاں انجینئر محمد احمد ترازی

باہتمام: محمد شرافت علی قادری رضوی

سرپرستی: پیر طریقت رہبر شریعت علامہ الحاج پیر ابوالحسن محمد غوث رضوی
صاحبزادہ سید ریاست رسول قادری رضوی

تعاون: الحاج محمد عبدالرزاق تابانی

سن اشاعت: ربیع الاوّل ۱۴۴۴ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۲۲ء

تعداد اشاعت: ۱۰۰۰

پرنٹر: سبحان کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز فیصل آباد (پاکستان)
0301-7008928

رابطہ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سمندری (فیصل آباد) پاکستان

0344-8672550

الاھداء

شیخ الاسلام مجدد اعظم اعلیٰ
حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

امام المدرسین سلطان المحدثین
حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان

شیخ القرآن والحدیث
حضرت علامہ الحاج پیر ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رحمۃ اللہ علیہ رضوی نائب محدث اعظم
پاکستان

آسمانِ تحقیق کے نیر اعظم فیض ملت
حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

عالمی ناشر رضویات
حضرت پیر طریقت صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ الحکماء
حضرت علامہ مولانا حکیم جمال الدین شائق قادری رحمۃ اللہ علیہ

موضوع کا پس منظر:(Back ground of the subject)

واذ قال ابراہیم رب اجعل ھذا البلد منا و اجنبنی و بنی ان

عبدالاصنام(۱) (سورہ ابراہیم: آیت35)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم(علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

اللہ تعالی نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ان کی اولاد میں سے کسی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔ یہ شریعت کا اصول ہے کہ جس نے زمانہ فترۃ پایا کفر وشرک محفوظ رہا اور سابقہ انبیاء کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

زمانہ فترۃ کی تحقیق: لغوی اعتبار سے " فترۃ" سے مراد ضعف، انکساری اور تیزی کے بعد سکون ہے(۲) جب کہ اصطلاحی معنوں م" فترۃ" سے مراد دو زمانوں کی درمیانی مدت یا دو نبیوں کی درمیانی مدت ہوتی ہے یہاں پر اس سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ کی درمیانی مدت ہے جو چھ سو سال پر محیط ہے(۳) جب کہ زمانہ فترۃ میں وفات پانے والوں کے حوالے سے متعلق درج ذیل نکتہ نظر ہیں:

پہلا نکتہ نظر: اشاعرہ(۴) کہتے ہیں کہ زمانہ فترۃ میں جن لوگوں کو پچھلے انبیاء کی دعوت نہیں پہنچی ہو، تو نہ ان کا محاسبہ کیا جائے اور وہ مکلف نہیں۔ ان میں بدکار اور نیکوکار برابر ہیں۔ اس لیے کہ محض عقل سے تو نیک اور بد کی پہچان ممکن نہیں بلکہ اس کی معرفت صرف شریعت کی ہی بدولت ممکن ہے۔ ان کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے" وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا"(۵)(اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں) ان کی دلیل یہ حدیث بھی ہے جو اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار آدمی اللہ تعالیٰ سے (حجت کریں گے) بہرا، احمق، بوڑھا اور وہ آدمی جو زمانہ فترۃ میں فوت ہو چکا ہو۔ بہرہ کہے گا کہ یارب یقیناً اسلام آیا لیکن میں کچھ بھی نہیں سن سکا۔ احمق کہے گا یارب یقیناً اسلام آیا تھا اس حالت میں بچے مجھ پر مینگیاں پھینکتے تھے اور بوڑھا کہے گا کہ یارب یقیناً اسلام آیا تھا لیکن مجھ میں عقل نہیں تھی اور جو آدمی زمانہ فترۃ میں مر گیا تھا وہ کہے گا یارب! میرے پاس تیرا رسول نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے پختہ عہد لے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تابع داری ضرور کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنے رسول کے واسطے فرمائے گا کہ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں تو یہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے گی (۶)

دوسرا نکتہ نظر: معتزلہ (۶) کہتے ہیں کہ زمانہ فترۃ میں مرنے والوں کا محاسبہ صرف عقل ہی کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک عقل شرعی، مصادر میں سے ایک مستقل مصدر ہے۔ اس لیے اس ذریعے سے نیک اور بد کی تمیز لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا فرمان "وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا" کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں پر رسول سے مراد عقل ہے (۷)

تیسرا نکتہ نظر: ماتریدیہ (۸) کے نزدیک عقل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت لازم ہے۔ یعنی انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مکلف ہے۔ اس لیے کہ ایمان کی اچھائی عقل اور شریعت کی رو سے برابر ہے۔ لہٰذا انسان اگر کفر کرے یا شرک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا خواہ زمانہ فترۃ کا ہو یا غیر کا ہو یا اس کے بعد کا۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے علاوہ دیگر اعمال میں حسن یا قبیح شریعت پر موقوف ہے نہ کہ عقل پر (۹)

قبل بعثت عرب، اہل فترۃ تھے: قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: یا اہل الکتاب قد جآکم رسولنا یبین کم علی فترۃ من الرسول ان تقولوا ماجآنا من بشی والانذیر() واللہ علیٰ کل شی قدیر (۱۰) اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا زمانہ اہل کتاب کے لیے فترۃ کا زمانہ ہے اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بعد اور آپ ﷺ سے پہلے عرب کے لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لتنذر قوما انذر آباوہم فھم غافلون (۱۱) تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں) یعنی آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد کو نہیں ڈرایا گیا تھا۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے میں عرب کے لوگ اہل فترۃ تھے۔ امام سیوطی نے جس کی تین اقسام تحریر کی ہیں:

اول: وہ لوگ جنھوں نے توحید کو بصیرت کے ساتھ پایا۔

دوم: بعض نے دین کو بدل دیا اور شرک اختیار کیا اور اپنی طرف سے تحریم و تحلیل کی۔

سوم: بعض وہ لوگ جنھوں نہ شرک کیا اور نہ توحید کا اقرار کیا۔ وہ نہ کسی نبی کی شریعت میں داخل ہوئے اور نہ ہی اپنے لئے کوئی شریعت ایجاد کی۔

قسم اول: مثلاً قس اور زید کے بارمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ علیحدہ امت ہوگی اور تبعاور اس کی قوم کا یہ حکم ہے کہ جس دین میں داخل ہو گئے تھے اس دین والوں کے ساتھ ان کا حشر ہو گا۔ قسم دوم کے لئے تعذیب کا قول درست ہے اس لیے کہ ان کے پاس عذر نہیں جب کہ قسم سوم: حقیقت میں اہل فترۃ لوگ ہیں جن کی تعذیب بالکل نہیں ہو گی (۱۲)

مسئلہ تحقیق کا بیان(Statement of the problem):

ایمان والدین مصطفیٰ کریم ﷺ کا شمار " اہل فترۃ" کی قسم سوم میں ہوتا ہے۔ جن کے بارے میں تین نظریات پائے جاتے ہیں۔

اول: صاحب ایمان، دوم عدم ایمان اور سوم سکوت۔ ان تینوں نظریات کے حامل علما کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ بہ یک وقت ان تینوں نظریات کو کرنا قبول کرنا ممکن نہیں۔ اس لیے تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ مولانا احمد رضا نے ان تینوں نظریات میں سے کس نظریے کو اپنے رسالے "**شمول الاسلام لا صول الرسول الکرام**" میں دلائل کے ساتھ ترجیح دی ہے۔ یہاں ان کا مطالعہ کرنا مقصود ہے۔

تجزیاتی مطالعہ کے مقاصد(Objectives of critical Study):

(1) سیرت النبی ﷺ کے فضائل کے پس منظر میں نبی کریم ﷺ کے حسب نسب کا مطالعہ کرنا

(2) مذکورہ پہلو کو اجاگر کرنے میں مولانا احمد رضا خان کی تحقیقی خدمات کا مطالعہ کرنا

(3) حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمانیات کے تناظر میں مطالعہ کرنا

(4) حضور ﷺ کے والدین کریمین سے متعلق مختلف نظریات کا مطالعہ کرنا

(5) ایمان والدین کریمین سے متعلق مولانا احمد رضا خان کی تحقیقات کا مطالعہ کرنا

(6) شمول الاسلام کا تجزیاتی مطالعہ کرنا

طریقہ تحقیق:(Research Method)

یہ مطالعہ ایک "تجزیاتی تحقیق" ہے یہی وجہ ہے اس میں تحقیق کی مناسبت سے " تجزیاتی طریقہ تحقیق" کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کی بدولت شمول الاسلام کی مختلف جہات کو متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے مقاصد اور نتائج، منہج تحقیق، مصادر، اسلوب اور خلاصہ اخذ کیا گیا ہے۔

جواز تحقیق:(Justification of Research)

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے علماء، سیرت نگار، مؤرخین، متکلمین، مناظرین، اور محققین کی ضرورت کے کئی پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے جو ان کے عمل تحقیق میں نہایت ہی سود مند ثابت ہو گی۔ اس رسالے کا مرکزی موضوع تو حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان سے بحث کی گئی ہے جب کہ ذیلی طور دیگر موضوعات پر بھی تحقیق کی گئی ہے جیسے۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ بہ زبان مصطفیٰ ﷺ، نسب مصطفیٰ ﷺ، فضائل مصطفیٰ ﷺ، شفاعت مصطفیٰ ﷺ، کمالات مصطفیٰ ﷺ، فضائل والدین کریمین، عقائد اہل سنت، فقہی مسائل، تحقیق آزر، ذکر حضرت ابو طالب، اسماء کی لغوی تحقیق (آمنہ، فاطمہ، وہب، زہرا، برہ، بنی سعد، سیما، عاتکہ، بنی سلیم) تذکرہ حضرت حلیمہ سعدیہ اور عربی وفارسی اشعار۔ جو عام مسلمانوں کے قلوب میں شمع عشق رسول ﷺ کو فروزاں کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔

سابقہ متعلقہ تحقیقات کا مطالعہ:(Review of Related Literature)

ایمان والدین کریمین کے اثبات سے متعلق سابقہ تحقیقات کا مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل رسائل کے نام مطالعہ میں آئے:

(1)۔المقامة السندسية فی ایمان ابوی خیرالبریة، (2)۔السبل الجلیلة فی آباء العلیة، (3)۔مسالك الحنفاء فی والدی المصطفیٰ، (4)۔التعظیم والمنة فی ان ابوی النبی فی الجنة، (5)۔الدرة المنیفة فی الآباء الشریفة، (6)۔ نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین، (7)۔المقامات القدسیة فی والدی اشرف البریة، (8)۔مسالك الجنان فی والدی سید اکوان، (9)۔الصطفاءفی ایمان ابی المصطفیٰ، (10)۔سبل النجاة فی نجاة ابوی الرسول۔ (11)

دیگر محققین نے بھی حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات پر درج ذیل کتب تحریر کیں ہیں جیسے:

رسالة فی ایمان ابوی النبی، احمد بن سلیمان شمس الدین المعروف ابن کمال پاشا 940ھ،(12)۔ سداد الدین فی اثبات النجاة للوالدین، امام علامه محمد بن عبدالرسول البرنجی الکردی (1103ھ)،(13)۔ جزء فی اسلام الوالدین الکریمین، امام اجل حافظ الحدیث محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (902ھ)،(14)۔الانتصار لوالدی النبی المختار، امام الادب و اللغة سید محمد مرتضیٰ زبیدی حنفی (125ھ)،(15)۔ الجواهر المضیة فی حق ابوی خیر البریة، امام اجل علامه محمد تمر تاشی،(16)۔ منهاج السنة فی کون ابوی النبی فی الجنة، امام اجل مؤرخ شام محمد بن علی بن احمد بن طولون دمسقی حنفی،(17)۔ سعادة الدارین بنجاة الابوین، علامه شیخ محمد بن حسین المالکی،(18)۔اسلام ابوی النبی، شمس الدین محمد بن شهاب الدین حصکفی،(19)۔ تحقیق آمال الرجین فی ان والدی المصطفیٰ ﷺ بفضل الله تعالیٰ فی الدارین من ناجین، شیخ نور الدین علی بن الجزار مصری،(20)۔ مطلع النیرین فی اثبات نجاة ابوی سیدالکونین، امام اجل علامه محمد المعروف منینی۔(حواله ۱۳)،(21)۔هدیة الغبی الی اسلام آباءالنبی، مولانا سید محمد عبدالغفار قادری،(22)۔ تقدیس آباءالنبی ، قاضی ثناء الله پانی پتی،(23)۔حضور کے اباؤ اجداد کا مذهب، مولانا محمد ابراهیم میر،(24)۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے اظهار حقیقت، شیخ محمد علوی مالکی مکی،(25)۔تنبیه العقول فی اسلام آباء الرسول، علامه قاضی ارتضا خان،(26)۔ رسالة فی ابوی النبی ﷺ، علامه محمد شاه چلپی قاضی حلب،(27)۔ انباء المصطفیٰ فی حق آباء المصطفیٰ ، امام ابن الخطب،(28)۔ فی اسلام والدی النبی ﷺ ،شیخ ابن الملا حلبی،(29)۔هدیة الکرام فی حق آباء المصطفیٰ ﷺ شیخ یوسف بن عبدالله دمشقی قاضی موصل،(30)۔ انباء المصطفیٰ فی حق آباء المصطفیٰ ﷺ، شیخ محمد بن قاسم رومی،(31)۔ تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفیٰ فی الدارین الناجین، شیخ

نور الدین الجزار مصری،(32)۔تحفة الصفا فی ما یتعلق بابوی المصطفیٰ، شیخ احمد اسماعیل الجزائری،(33)۔الرد علی من افتحم القدح فی الابوین المکرمین، اما مرحسن بن عبداللہ حلبی، (34)۔قرۃ العینین فی ایمان الوالدین ، اما حسین بن احمد دوانجی،(35)۔ رسالة فی ابوی النبی شیخ علی بن حاج شماضی ، (36)۔ رسالة فی ابوی المصطفیٰ ، علامه داؤد بن سلیمان،(37)۔ مطالع النوری المنبی عن طهارة النسب العربی، امام عبداللہ بسنوی رومی،(38)۔ الدر الیتیم فی ایمان آباء النبی الکریم، حافظ شاہ علی انور قلندر،(39)۔ رسالة علی ابوی النبی، شیخ ابن کمال پاشا،(40)۔ غایة الوصول فی نجاة ابوی الرسول،شیخ عمران احمد مصری،(41)۔ درج البهیة فی ایمان الآباء والامهات المصطفویة مولانا خیرالدین،(۱۴) (42)۔

شمول الاسلام کا تعارف: مولانا احمد رضا خان نے ایک سوال کے جواب" ایمان و تقدیس والدین کریمین" کے اثبات میں یہ رسالہ 1315ھ میں لکھا جو جدید فتاویٰ رضویہ کی جلد 30 میں شامل ہے جسے رضا اکیڈمی، ممبئی نے 1998ء میں شائع کیا۔ جس کے کل صفحات کی تعداد 40 ہے۔ 2011ء میں اس رسالے کو العلم فاونڈیشن ٹرسٹ کے شعبہ ء تصنیف و تالیف " دارالمبرور" بہ تعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹر نیشنل کراچی کے تحت مولانا مفتی ابو محمد اعجاز احمد قادری اویسی کی تحقیق و تخریج کے ساتھ 85 صفحات پر شائع کیا گیا ہے جو ہمارے پیش نظر ہے۔

شمول الاسلام کا سبب تالیف: مولانا احمد رضا خان نے یہ رسالہ 21/ شوال 1315ھ کو مولوی شاہ محمد عبدالغفار قادری، مدرس مسجد جامعہ، مدرسہ جامع العلوم بنگلور کی جانب سے پوچھے گئے ایک سوال کہ " کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سرور کائنات، فخر موجوداد، رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ماں باپ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام تک مومن تھے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ کے جواب میں تحریر کیا۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کی 15 آیات، 37 احادیث اور 35 اقوال آئمہ کرام کی روشنی میں نہ صرف یہ ثابت کیا ہے کہ

آپ ﷺ کے والدین کریمین حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما موحد و مسلمان تھے، بلکہ کتاب و سنت کے دلائل و براہین سے معترضین کے ان تمام شکوک وشبہات کا بھی مدلل جواب دیا ہے جو تقدیس والدین مصطفیٰ ﷺ پر سوال اٹھاتے ہیں۔ انھوں نے اس رسالے کی تصنیف میں روایات ضعیفہ و موضوعہ سے صرف نظر کرتے ہوئے صحیح وماثور روایات کو ترجیح دی ہے۔

شمول الاسلام کی اہمیت: مولانا احمد رضا خان نے حضور ﷺ اور خاندان نبوت سے عقیدت و مودت کا اظہار اپنی متعدد تصانیف میں کیا ہے مگر "**شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام**" اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ رسالہ تقدیس والدین مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر ایک علمی و تحقیقی تصنیف ہے۔ اردو زبان میں ایک ریفرنس بک کے درجہ کی حامل ہے۔ جس میں صرف عقیدت و محبت کو ہی اساس و بنیاد نہیں بنایا گیا ہے بلکہ قرآن و سنت کے قوی دلائل و قرائن سے مئوید کرتے ہوئے آئمہ اسلاف و اخلاف کی تصانیف و تحریرات کو بہ طور نظائر بھی پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ درست حقائق کی روشنی میں یہ مسئلہ نکھر کر اہل علم و دانش کے سامنے آجائے اور عامۃ الناس کے دل محبت رسول ﷺ اور تقدیس و تکریم والدین کریمین سے منور ہو کر گمراہی سے بچ جائیں۔

منہج تحقیق: مولانا احمد رضا خان نے شمول الاسلام میں یہ منہج تحقیق اختیار کیا ہے کہ آپ بلواسطہ اور بلاواسطہ ایمان والدین کریمین سے متعلق پہلے قرآنی آیات رقم کرتے ہیں۔

رقم	الآیۃ		رقم الآیۃ
	الصفحۃ شمول الاسلام		
۱	اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ	سورۃ الانعام، آیت: ۱۲۴	(42)
۲	الیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم	سورۃ المائدہ، آیت: ۳	(46)

۳	اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ	سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۳	(48)
۴	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ	سورۃ البینہ، آیت: ۶	(40)
۵	اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ	سورۃ التوبہ، آیت: ۲۸	(20)
۶	اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ	سورۃ ہود، آیت: ۴۶	(38)
۷	لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	سورۃ الحشر، آیت: ۲۰	(29)
۸	تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ	سورۃ الشعراء، آیت: ۲۱۹	(22)
۹	قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ	سورۃ البقرہ، آیت: ۱۳۳	(44)
۱۰	وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى	سورۃ الضحیٰ، آیت: ۵	(23)
۱۱	وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ	سورۃ الفرقان، آیت: ۲۳	(27)
۱۲	وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ	سورۃ المنافقون، آیت ۸	(31)
۱۳	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	سورۃ التوبہ، آیت ۶۱	(49)
۱۴	وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ	سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۱	(16)
۱۵	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى	سورۃ الحجرات، آیت ۱۳	(31)(۱۵)

حدیث:

آپ قرآنی آیات رقم کرنے کے بعد ایمان والدین کے اثبات میں احادیث مبارکہ رقم فرماتے ہیں۔

رقم	اطراف الحدیث	اسم الراوی	صفحہ شمول الاسلام
۱	اَحَبُّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰن	عَبْدُ اللّٰهِ بْن عُمَر	(39)
۲	اِذَا بَعَثَ ثُمَّ اِلَى رَجُلًا فَابْعَثُوْهُ حَسَنَ الْوَجْهِ	اَبُوْهُرَيْرَةَ	(33)
۳	لَمْ يَذُقْهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ	اِبْنُ الْهَيْثَمِ	(46)

۴	اِعْتَبِرُوْا الْاَفْقَ بِاَسْمَائِهَا	اِبْنِ مَسْعُوْد	(34)
۵	اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ	بَرَاءَ بْن عَازِب	(15)
۶	اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ	بَرَاءَ بْن عَازِب	(18)
۷	اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِك مِنْ بَنِيْ سُلَيْم	سِيَابَةَ بْن عَلِم	(20)
۸	اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِك	قَتَادَةَ	(21)
۹	اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْن عَبْدِ الْمُطَّلِب	لَقَ	(26)
۱۰	اِنَّ اللهَ اَبَى لِيْ اَنْ اَتَزَوَّجَ اَوْ اُزَوِّجَ اِلَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ	هِنْدُ بْن اَبِيْ هَالَة	(27)
۱۱	اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ	هِنْدُ بْن اَبِيْ هَالَة	(36)
۱۲	اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ	بُرَيْدَةَ اَسْلَمِي	(38)
۱۳	اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ	اِبْن عَبَّاس	(42)
۱۴	اِنَّا سَنُضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ	عَبْد اللهِ بْن عَمْرو	(8)
۱۵	اَتِ اُمَّ بَعْدَ اُمَّ	-------	(52)
۱۶	اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللهَ تَعَالٰى فَطَمَهَا وَمُحِبِّيْهَا مِنَ النَّارِ	اِبْن عَبَّاس	(40)
۱۷	اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِب	اِبْن عَبَّاس	(11)
۱۸	بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا	اَبُوْهُرَيْرَةَ	(1)
۱۹	رَاَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْئُنِيْ بِكِ الْمَلَك	عَائِشَة	(60)
۲۰	رَاَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُوْلًا	عَامِرِ بْن رَبِيْعَةَ	(25)
۲۱	شَاهَتِ الْوُجُوْهُ	سَلَمَةَ بْن اَكْوَع	(19)
۲۲	عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ	عَلِي وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ	(12)
۲۳	غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِزَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَرَحِمَهُ	سَعِيْدُ بْن زَيْدٍ	(24)
۲۴	فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ لَهُ	عَائِشَة	(31)
۲۵	كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ	اِبْن عَبَّاس	(35)

۲۶	كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَمِعَ بِالْاِسْمِ الْقَبِيْحِ	عَائِشَة	(37)
۲۷	لَمْ تَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ صُلْبِ الطَّاهِرِيْن	اِبْن عَبَّاس	(5)
۲۸	لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَنْقُلُنِيْ مِنْ صُلْبِ طَيِّبَةٍ	اِبْن عَبَّاس	(4)
۲۹	لَمْ يَزَلْ عَلٰى وَجْهِ الدَّهْرِ سَبْعَةٌ مُسْلِمُوْن	عَلِی	(2)
۳۰	لَمْ تَزَلِ اللهُ يَنْقُلُنِيْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَة	اِبْن عَبَّاس	(6)
۳۱	مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ ؟	عَبْدُاللهِ بْن عَمْرو	(13)
۳۲	مَا خَلَتِ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ مِنْ سَبْعَةٍ	اِبْن عَبَّاس	(3)
۳۳	مَن انْتَسَبَ اِلٰى تِسْعَةِ آبَاءٍ كُفَّار	اَبُوْرَيْحَانَةَ	(14)
۳۴	نَحْنُ بَنُوْ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَنْتَفِيْ مِنْ اَبِيْنَا	اَشْعَث بْن قَيْس	(23)
۳۵	وَجَدْتُّهُ فِيْ غَمْرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ	اِبْن عَبَّاس	(9)
۳۶	وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	اِبْن عَبَّاس	(10)
۳۷	يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ	اَنَس	(28)(۱۶)

اقوال آئمہ کرام: آپ قرآنی آیات واحادیث مبارکہ رقم کرنے کے بعد ایمان والدین کریمین کے اثبات میں ائمہ کرام کے اقوال درج کرتے ہیں:

(1)۔ امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین جن کی علوم دینیہ میں تین سو تیس تصانیف ہیں، از انجملہ تفسیر ایک ہزار جزء میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین جزء میں۔

(2)۔ شیخ المحدثین احمد خطیب علی البغدادی۔

(3)۔ حافظ الشان محدث ماہر امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر۔

(4)۔ امام اجل ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی صاحب الروض۔

(5)۔ حافظ الحدیث امام محب الدین طبری کہ علماء فرماتے ہیں، بعد امام نووی کے ان کا مثل علم حدیث میں کوئی نہ ہوا۔

(6)۔ امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر صاحب شرف المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(7)۔ امام حافظ الحدیث ابو الفتح محمد بن محمد ابن سید الناس صاحب عیون الاثر۔

(8)۔ علامہ صلاح الدین صفدی۔

(9)۔ حافظ الشان شمس الدین محمد ابن ناصر الدین دمشقی۔

(10)۔ شیخ الاسلام حافظ الشان امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی۔

(11)۔ امام حافظ الحدیث ابو بکر محمد بن عبد اللہ اشبیلی ابن العربی مالکی۔

(12)۔ امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی بصری صاحب الحاوی الکبیر۔

(13)۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن خلف شارح صحیح مسلم۔

(14)۔ امام عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی صاحب تذکرہ۔

(15)۔ امام المتکلمین فخر المدققین فخر الدین محمد بن عمر الرازی۔

(16)۔ امام علامہ زین الدین مناوی۔

(17)۔ خاتم الحفاظ مجدد القران امام العاشر امام جلال الملۃ والدین عبد الرحمن ابن ابی بکر۔

(18)۔ امام حافظ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی صاحب افضل القرٰی وغیرہ۔

(19)۔ شیخ نور الدین علی الجزار مصری صاحب رسالہ تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بفضل اللہ تعالٰی فی الدارین من الناجین۔

(20)۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد ابن ابی شریف حسنی تلمسانی شارح شفاء شریف۔

(21)۔ علامہ محقق سنوسی۔

(22)۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی صاحب الیواقیت والجواہر۔

(23)۔ علامہ احمد بن محمد بن علی بن یوسف فاسی صاحب مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات۔

(24)۔ خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب۔

(25)۔ امام اجل فقیہ اکمل محمد بن محمد کردری بزازی صاحب المناقب۔

(26)۔ زین الفقہ علامہ محقق زین الدین ابن نجیم مصری صاحب الاشباہ والنظائر۔

(27)۔ علامہ سید احمد حموی صاحب غمز العیون والبصائر۔

(28)۔ علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی انفس نفیس ﷺ۔

(29)۔ علامہ محقق شہاب الدین احمد خفاجی مصری صاحب نسیم الریاض۔

(30)۔ علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحار الانوار۔

(31)۔ شیخ شیوخ علماء الہند مولانا عبد الحق محدث دہلوی۔

(32)۔ علامہ۔۔۔۔۔۔ صاحب کنز الفوائد۔

(33)۔ مولانا بحر العلوم ملک العلماء عبد العلی صاحب فواتح الرحموت۔

(34)۔ علامہ سید احمد مصری طحطاوی محشی در مختار۔

(35)۔ علامہ سید ابن عابدین امین الدین محمد آفندی شامی (۱۷)

شمول الاسلام کے ماخذ و مصادر کا جائزہ: مولانا احمد رضا خان کے رسالے شمول الاسلام کے مصادر و ماخذ کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ آپ نے ذیل کے مصادر اور ماخذ کو مرکز مان کر حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

قرآن مجید، کنز الایمان، ترجمہ قرآن، کتب صحاح ستہ، دیگر کتب احادیث، شروح کتب احادیث، مستند تفاسیر، کتب سیرت، کتب تاریخ، کتب لغت، حضور اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر لکھے گئے کتب و رسائل۔

شمول الاسلام کا اسلوب تحریر

خطیبانہ اسلوب: اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقہ میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلا واللہ بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ یہ نام رکھے، دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے۔ پھر محل غور ہے جو اس نور پاک کو برے نام والوں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا، اور برا کام بھی کون سا، معاذ اللہ شرک و کفر، حاشا ثم حاشا

،اللہ، اللہ! دلہاں مسلمان، کھلائیاں مسلمان، مگر خاص جن مبارک پیٹوں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے، جم طیب مطیب خونوں سے اس نورانی جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذاللہ چنیں وچناں حاش للہ کیوں کر گوارا ہو۔(18) (فتاوٰی رضویہ جلد 30 صفحہ 296)

سلاست و روانی: ان کی یہ فراست اور پیش گوئی نورانی قابل غور ہے کہ میں (حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا) انتقال کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ عرب و عجم کی شہزادیاں، بڑی بڑی تاج والیاں خاک کا پیوند ہوئیں جن کا نام ونشان کوئی نہیں جانتا، مگر اس طیبہ کا خاتوں کے ذکر خیر سے مشارق و مغارب ارض میں محافل ومجالس انس و قدس میں زمیں و آسمان گونج رہے ہیں اور ابد الآباد تک گونجیں گے۔ وللہ الحمد(19) (303)

قول فیصل: مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں: مفتی کے لیے یہی کافی نہیں کہ وہ مختلف اقوال نقل کر دے بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مختلف اقوال میں تمیز کر کے ایک دوسرے پر ترجیح دے سکے اور قول فیصل صادر کر سکے۔

آپ مزید لکھتے ہیں: انا اعرف حیث یحل للمقلد ان یقول اقول

میں خوب جانتا ہوں کہ ایک مقلد کے لیے کب روا ہوتا ہے کہ وہ کہے کہ (اقول) میں کہتا ہوں: چناچہ فتاوٰی رضویہ جلد اول (قدیم) میں 114 فتاوٰی اور 28 رسائل ہیں۔ ان میں امام احمد رضا کی تحقیق اور قول فیصل کی تعداد لفظ "اقول" سے تین ہزار پانچ سو چھتیس ہے۔

شمول الاسلام میں بھی آپ کی یہ ہی جلالت علمی دکھائی دیتی ہے۔ آپ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان سے متعلق کئی اقوال درج کرتے ہیں ان کا تجزیہ اور تنقیح کرنے بعد قول فیصل صادر فرماتے ہیں۔ اس اسلوب کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

ترجمہ: (اقول) میں کہتا ہوں یہ زندہ کرنے کا معاملہ جو تو نے پڑھا ہے اس سے حافظ ابن وحیہ کا وہ قول مندفع ہو گیا کہ والدین کریمین کا ایمان ماننے سے ان کریمہ کی مخالفت

لازم آتی ہے جن میں کافر کے مرنے کے بعد عدم انتفاع کا ذکر ہے یہ مخالفت کیسے لازم آسکتی ہے حالانکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ والدین کریمین کو کفر کے بعد زندہ کیا گیا بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کہ انھیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین کے دین مبین کی تفصیل پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا تھا اس صورت میں ہمیں آیت کریمہ کی تخصیص کا دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی جیسا کہ اس مسئلے میں جواب دینے والے علماء نے ایسا کیا ہے۔ اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے:

ومن مذهبی حب الدیار لاهلها　　وللناس فیما یعشقون مذاهب

ترجمہ: میں شہر کے باشندوں کی وجہ سے شہر سے محبت کرتا ہوں اور لوگوں کے لیے پسندیدہ چیزوں میں مختلف طریقے ہیں۔ جسے یہ پسند ہو فبہا و نعمت، ورنہ آخر اس سے تو کم نہ کہ زبان روکے، دل صاف رکھے۔

ان ذلکم کان یوء ذی النبی۔(20)(الاحزاب: 33)

ترجمہ ءکنزالایمان: بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی: " سے ڈرے" (21)(شمول الاسلام ص48)

ادبی نثر نگاری: زیر مطالعہ رسالے میں آپ نے کئی ادبی نگاری کے شہ پارے رقم کئے ہیں جیسے:

" ان سب حضرات کے اقوال طیبہ اس وقت فقیر (امام اہل سنت) کے پیش نظر ہیں مگر فقیر نے یہ سطور نہ مجرد نقل اقوال کے لیے لکھیں نہ مباحث طے کردہ علماءعظام خصوصا امام جلیل جلالا الدین سیوطی (علیہ الرحمہ) کے ایراد، بلکہ مقصود اس مسئلہ جلیلہ پر چند دلائل جمیلہ کا سنانا اور بہ تصدق کشف پر دار یعلماء جو فیض تازہ قلب فقیر ہوئے انتفاع برداران دینی کے لیے ان کا ضبط تحریر میں لانا کہ مصطفی ﷺ کہ تمام جہاں سے اکرم و ارحم و ابر و اوفی

ہیں۔ محض اپنے کرم سے نظر (نذر) قبول فرمائیں اور نہ کسی صلے میں بلکہ اپنے خاص فضل کے صدقے میں اس عاجز بے چارہ، بیکس، بے یار کا ایمان حفظ فرما کر دارین میں عذاب وعقاب سے بچائیں۔

بر کریماں کار ھا دشوار نیست

ترجمہ: کریموں پر بڑے بڑے کام بھی دشوار نہیں ہوتے۔(22) (شمول الاسلام ص67)

سادہ نثر نگاری: زیر نظر رسالہ میں سادہ نثر نگاری کا اسلوب دکھائی دیتا ہے جملے سادہ اور مختصر ہونے کے باوجود اس کی سلاست وروانی متاثر نہیں ہوتی جیسے:

ترجمہ: "کثیر آئمہ کرام اسی جانب گئے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین نجات یافتہ ہیں اور ان کے لیے آخرت میں نجات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ آئمہ کرام مخالفین ایمان والدین سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور یہ علمائے ذیشان انتہائی بلند مرتبہ حیثیت کے حامل اور اس بارے میں طرفین کے دلائل احادیث و آثار سے بخوبی آشنا اور علوم وفنون اسلامیہ میں کامل دسترس رکھتے تھے لہٰذا ان کے بارے میں یہ گمان قائم نہیں کیا جاسکتا کہ انہیں مخالفین کے دلائل احادیث وآثار کی بابت علم نہ تھا۔ وغیرہ، معاذ اللہ، بلکہ یہ ان دلائل سے بھی مکمل آگاہ اور اس کے دقائق سے روشناس تھے اور ان تمام کے باوجود انھوں نے علمی دیانت پر مبنی یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ جسے کوئی انصاف پسند رد نہیں کر سکتا اور ایمان والدین پر ان علمائے ذیشان نے ایسے دلائل قاطعہ قائم کیے ہیں جیسا کہ مضبوط وپیوست پہاڑ(ہلائے نہیں ہلتے)۔(23) (شمول الاسلام ص70)

کثیر دلائل کا اطلاق: مولانا احمد رضا خان کے اسلوب تحقیق کا یہ امتیاز ہے کہ آپ اپنے مؤقف کے حق میں دلائل کا انبار لگا دیتے، اس کا مظاہرہ ہمیں شمول الاسلام میں بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر 15 آیات،

37 احادیث مبارکہ اور 35 آئمہ کے اقوال کو بہ طور دلیل پیش کیا جس سے ایمان والدین کریمین بے غبار ہو جاتا ہے۔

اثبات ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کے دلائل کا مطالعہ: مولانا احمد رضا خان نے شمول الاسلام میں والدین مکرمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کے اثبات میں جو دلائل پیش کئے ہیں ان کی تلخیص ملاحظہ ہو:

(1) ولعبد مومن خیر من مشرك(۲۴)(البقرہ: 221)

ترجمہ: اور بے شک مسلمان غلام، مشرک سے اچھا ہے

قرآن مجید کے مطابق ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان ایک مشرک و کافر سے بہتر ہے۔

جب صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر قرن و طبقے میں روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان ضرور ہوں گے۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے آباء وامہات ہر قرن اور ہر طبقہ میں انھیں بندگان صالح و مقبول سے ہوں ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری میں مذکور ارشاد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن عظیم میں ارشاد حق تعالیٰ کے مخالف ہو گا۔

انما المشرکون نجس(۲۵)(توبہ: 9)

(مشرک نرے ناپاک ہیں)

احادیث مبارکہ میں آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں منتقل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آراستہ تھیں پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی، میں سب سے بہتر میں منتقل ہوتا رہا۔ جس سے متحقق ہوا کہ حضور ﷺ کے آبائے کرام طاہرین اور امہات کرام طاہرات سب کے سب صاحب ایمان اور موحد تھے۔ بہ نص قرآن مجید کسی کافر اور کافرہ کا اکرام اور طہارت و پاکیزگی میں کوئی حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام

فخر الدین رازی نے افادہ فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی و دیگر آئمہ اور اکابرین نے اس کی تائید بھی کی۔

و توکل علی العزیز الرحیم الذی یرك حین تقوم و تقلبك فی الساجدین(۲۶)(الشعراء:19)

ترجمہ: (اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے جو تمھیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو) (۲۷)

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: معنی آیت یہ ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک (نور مکرم) ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتی رہی۔ تو یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے تمام آبائے کرام مسلمین تھے۔

لا یستوی اصحٰب النار و اصحٰب الجنۃ ط اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون (۲۸) (الحشر: 59)

ترجمہ: (دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے)

نسائی میں ہے کہ حضور ﷺ نے اولاد امجاد حضرت عبد المطلب سے ایک پاک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو آتے دیکھا۔ جب پاس آئیں تو فرمایا: اپنے گھر سے کہاں گئی تھیں؟ (انہوں نے) عرض کی: فلاں کا انتقال ہو گیا تھا تو میں ان کے یہاں دعا و تعزیت کرنے گئی تھی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھی؟ انھوں عرض کی کہ! خدا کی پناہ میں وہاں جاؤں حالانکہ میں نے اس بارے میں آپ ﷺ سے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک تمھارے دادا (عبد المطلب) نہ دیکھتے۔

اس حدیث سے حضرت عبد المطلب کا جنتی ہو ثابت ہو تا ہے۔ اگر حضرت عبد المطلب کافر ہوتے تو وہ دائمی جہنمی قرار پاتے جب کہ مومن مومنہ پر دخول جنت شرعی ہے لہٰذا حضرت عبد المطلب کو مومن ماننا واجب ہے۔

و لله العزة و لرسوله و للمومنين و لكن المنافقين لا يعلمون (۳۰)(المنافقون: 8)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (کنز الایمان) اس آیت کریمہ میں رب العزت نے عزت و کرم مسلمانوں میں منحصر فرمایا اور کافر کتنا ہی قوم دار ہو ذلیل ٹھرایا۔ کسی ذلیل کی اولاد سے ہونا کسی عزیز و کریم کے لئے باعث مدح نہیں ولہٰذا کافر باپ دادوں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہوا۔

مسند امام احمد میں حدیث ہے کہ: جو شخص عزت و کرامت چاہنے کو اپنی نو کافر پشتوں کا ذکر کرے ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہو گا۔ اور احادیث کثیرہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے بیان اور مقام رجز و مدح میں بارہا اپنے آبائے کرام و امہات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے اپنے فضائل و مدح کے بیان میں اکیس پشت تک اپنا شجرہ نسب مبارکہ بیان کر کے فرمایا میں نسب میں افضل ہوں۔

انه ليس من اهلك ج انه عمل غير صالح (۳۱)(سورة هود: 11)

ترجمہ (وہ تیرے گھر والوں میں بے شک اس کا کام بڑے نالائق ہیں)

آیت کریمہ نے مسلم و کافر کا نسب قطع فرمادیا ولہٰذا ایک کا ترکہ دوسرے کو نہیں پہنچتا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں اور ہم اپنے والد گرامی سے اپنا نسب جدا نہیں کیا کرتے۔ آپ کا یہ ارشاد گرامی والدین مکرمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کی بین دلیل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اکیسویں پشت میں حضرت عدنان تک اپنا شجرہ نسب بیان کر کے فرمایا کہ جب لوگوں تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر طبقہ میں رکھا اور اپنے والدین سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں بطریق نکاح پیدا ہوا

اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی والا نہیں تھا تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے والدین تم سے بہتر ہیں۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ(۳۲)(الانعام: 6)

ترجمہ: (اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔)

آیت کریمہ شاہد ہے کہ رب العزت سب سے زیادہ معزز و محترم موضع، وضع رسالت کے انتخاب فرماتا ہے۔ لہٰذا کبھی کم قوموں، رذیلوں میں رسالت نہیں رکھی پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شے ہو گی؟ وہ کیوں کر اس قابل کہ اللہ عزوجل نور رسالت اس میں ودیعت رکھے، کفار محل غضب ولعنت ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا ورحمت درکار ہے۔

صحابی رسول ﷺ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد زید بن عمر(جو قبل از اسلام وفات پا چکے تھے) کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

حضرت سعید بن زید کے والد زید عمرو رضی اللہ عنہما تو قطعا داخل جنت ہوں تو لازم آتا کہ حضور ﷺ کے والدین گرامی حضرت زید سے افضل ہوں اور یہ بحکم آیت بے اسلام ناممکن!

حضرات ابوین کریمین کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہل توحید تھے۔ مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں: ہم تو یہ نہیں کہتے کہ کہ والدین کریمین کو کفر کے بعد ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ انھیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین مبین کی تفاصیل پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا اس صورت میں ہمیں آیت کریمہ میں تخصیص کا دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ان ذلکم کان یوء ذی النبی:(الاحزاب: 33)

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذاء ہوتی تھی(کنزالایمان)

ابن حجر اپنی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اس مسئلہ کے بارے میں توقف رکھنے والے بعض علماء نے کیا خوب فرمایا کہ ذرا سوچ اور والدین کریمین کو کسی نقص و عیب کے ساتھ منسوب کرنے سے بچ کہ اس

سے حضور ﷺ کو ایذا ہو گی اور طبرانی کی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔۔۔ مانا کہ یہ مسئلہ قطعی نہیں، اجماعی نہیں، پھر کوسا قاطع کون سا اجماع ہے؟ آدمی اگر جانب ادب میں خطا کرے تو لاکھ بہتر ہے اس سے کہ معاذاللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے۔

امام غزالی فرماتے ہیں: کسی مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت جائز نہیں جب تک تواتر سے ثابت نہ ہو۔ مولانا احمد رضا لکھتے ہیں "مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف معاذاللہ اولاد چنین و چناں سے ہونا کیوں کر بے تواتر و قطع نسبت کر دیا جائے یقین برہانی کا انتفاء حکم وجدانی کا نافی نہیں ہوتا کیا تمہارا وجدان ایمان گوارا کرتا ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے سرکار نور بار کے ادنیٰ ادنیٰ غلاموں کے سگان بارگاہ جنات النعیم میں "سرر مرفوعۃ" پر تکیے لگائے چین کریں اور جن کی نعلین پاک کے تصدق میں جنت بنی ان کے ماں باپ دوسری جگہ معاذاللہ غضب و عذاب کی مصبتیں بھریں، ہاں یہ سچ ہے کہ ہم غنی حمید عز جلالہ پر حکم نہیں کر سکتے پھر دوسرے حکم کی کس نے گنجائش دی؟ ادھر کون سی دلیل قاطع پائی؟ حاش للہ! ایک حدیث صحیح و صریح بھی نہیں؟ جو صریح ہے ہرگز صحیح نہیں اور جو صحیح ہے ہرگز صریح نہیں جس کی طرف ہم نے اجمالی اشارات کر دیے تو اقل درجہ وہی سکوت و حفظ ادب رہا"

اگرچہ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے مگر حدیث ضعیف دربارہ فضائل مقبول ہے بلکہ امام حجر مکی نے فرمایا کہ متعدد حفاظ اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل نہیں جانا ہے۔

اسماء سے استدلال: شمول الاسلام میں مولانا کا ایک منفرد اسلوب ہے جس کے تحت آپ اسماء سے ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ سے استدلال کرتے دکھائی دیتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ اقول: (میں کہتا ہوں کہ) ظاہر عنوان باطن ہے اور اس آئینہ مسمی، الاسماء تنزل من السماء (اسماء آسمان سے نازل ہوتے ہیں) سید عالم فرماتے ہیں جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے نام والا بھیجو (کنز العمال) رسول اللہ ﷺ نیک فال لیتے اور بدشگونی نہیں مانتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (مسند امام احمد) نبی کریم برے نام

تبدیل فرماتے تھے (ترمذی) حضور ﷺ کسی شی سے بد شگونی نہیں لیتے اور جب کسی شخص کو کسی عہدے پر مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا تو خوش ہوتے اور اسی خوشی کا اثر چہرہ انور پر نظر آتا اور اگر ناپسند آتا تو ناگواری کا اثر چہرہ انور پر ظاہر ہوتا اور جب کسی جگہ تشریف لے جاتے تو وہاں کا نام دریافت فرماتے اگر پسند آتا تو پسندیدگی کا اثر چہرہ انور پر نظر آتا اور اگر پسند نہیں ہوتا تو ناگواری کے آثار چہرہ اقدس پر عیاں ہوتے (ابوداود)۔
تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں (ترمذی)
ان احادیث مبارکہ سے آقا کریم ﷺ کے والدین کریمین سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اب ذرا چشم حق بین سے حبیب کریم ﷺ کے ساتھ مراعات الٰہیہ کا الطاف خفیہ دیکھئے حضور ﷺ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ کا نام پاک عبداللہ کہ افضل اسماء امت ہے۔۔۔ والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام آمنہ کہ امن اور ایمان سے مشتق اور ایمان سے ہم اشتقاق ہے جد امجد حضرت عبدالمطلب "شیبة الحمد" کہ پاک ستودہ مصدر سے اطیب واطہر مشتق محمد واحمد وحامد ومحمود ﷺ کے پیدا ہونے کا اشارہ تھا۔ جدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمر بن عائذ اس نام پاک کی خوبی اظہر انالشمس ہے" حضور ﷺ کے جد مادری یعنی نانا وہب جس کے معنی عطا وبخشش، ان کا قبیلہ بنی زہراء جس کا حاصل چمک و تابش، جدہ مادری یعنی نانی صاحبہ برہ یعنی نیکوکار۔
مولانا احمد رضا خان آقا کریم ﷺ کے والد گرامی، والدہ محترمہ اور نانا، نانی کے فضائل بیان کرنے کے بعد حاصل کلام کے ضمن میں فرماتے ہیں "اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقے میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلا واللہ: بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ نام رکھے دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے پھر محل غور ہے جو اس نور پاک کو برے ناموں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا؟ اور برا کام بھی کون سا معاذاللہ شرک وکفر حاشا ثم حاشا اللہ اللہ! دائیاں مسلمان، کھلائیاں مسلمان، مگر جن پاک مبرک شکموں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے، جس طیب مطیب خونوں سے اس نورانی

جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذاللہ چنین و چناں حاش للہ کیوں کر گوارا ہو۔ خدا دیکھا نہیں، قدرت سے جانا۔

ما بندہ عشقیم و دگر ہیچ ندانیم

ترجمہ: ہم عشق کے بندے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔

رضاعی خاندان مصطفیٰ ﷺ: شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام میں مولانا احمد رضا خاں نے جہاں اس رسالے میں آپ ﷺ کے اباواجداد کے فضائل بیان فرمائے ہیں وہیں آپ ﷺ کے رضاعی خاندان کی تعریف و توصیف اور فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ وہ ملاحظہ ہوں: بھلا یہ تو خاص اصول ہیں دودھ پلانے والیوں کو دیکھئے پہلی مرضعہ ثویبہ کہ ثواب سے اشتقاق اور اس فضل الٰہی سے پوری طرح بہرہ ور حضرت حلیمہ بنت عبداللہ بن حارث (سیرت ہشام) ان کا قبیلہ بنی سعد کہ سعادت و نیک طالعی ہے شرف اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئیں تو حضور اقدس ﷺ نے ان کے لیے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھا کر بٹھایا۔ (المواھب) ان کے شوہر جن کا شیر حضور اقدس ﷺ نے نوش فرمایا وہ حارث سعدی تھے، یہ مشرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے، حضور اقدس ﷺ کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے۔ راہ میں قریش نے کہا اے حارث! تم اپنے بیٹے کی سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ تعالیٰ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی اے میرے بیٹے! حضور کی قوم شاکی ہے فرمایا، ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے والد! جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دن ہے یا نہیں جس کی خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت۔ (مواھب) حضرت حارث رضی اللہ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو ان شاء اللہ نہیں چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہیں فرمالیں۔ ناموں میں زیادہ سچ نام حارث و ہمام ہیں (ابوداؤد) حضور (ﷺ) کے رضاعی بھائی جو دودھ شریک تھے جن کے لئے حضور سید المرسلین ﷺ پستان چھوڑ دیتے تھے۔ عبداللہ سعدی، یہ بھی مشرف بہ اسلام و صحبت ہوئے (مواھب) حضور (ﷺ)

کی رضاعی بڑی بہن کہ حضور (ﷺ) کو گود میں کھلاتیں سینے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں، سلاتیں، اس لئے وہ بھی حضور (ﷺ) کی ماں کہلاتیں سیما سعدیہ یعنی نشانی والی، علامت والی، جو دور سے چمکے یہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں رضی اللہ عنہا (المواھب) سید عالم ﷺ فرماتے تم میری ماں کے بعد میری (کی جگہ

مولانا احمد رضا خان حضور ﷺ کی رضاعی ماں، باپ، بہن اور بھائی کی فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اقول الحق، کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہیں پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الانبیاء ﷺ کو اس کی مثل اور اس سے امثل عطانہ ہوئی ہو، یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو بے باپ کے کنواری بتول کے شکم سے پیدا کیا حبیب اشرف بریۃ اللہ ﷺ کے لیے تین عفیفہ لڑکیوں کے پستان میں دودھ پیدا فرمادیا۔

آنچہ خوباں ھمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ: جو کمالات متفرق لوگ رکھتے ہیں وہ تمام آپ کی ذات اقدس میں یکجا ہیں۔

والدہ مصطفیٰ ﷺ کی نعت خوانی: اسماء بنت ابی رہم اپنی والدہ محترمہ سے راوی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد (ﷺ) کم سن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سرہانے تشریف فرما تھے حضرت خاتون (آمنہ) نے اپنے ابن کریم کی طرف نظر کی، پھر کہا:

بَارَكَ فِيْكَ اللهُ مِنْ غُلَامِ — يَا ابْنَ الَّذِيْ مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ

نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمُنْعَامِ — فَوْدِيْ غَدَا اَقْرَعَ بِالسِّهَامِ

بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلٍ سِوَامِ — اِنْصَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِي الْمَنَامِ

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنَامِ — مِنْ عِنْدِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ — تُبْعَثُ فِي التَّحْقِيْقِ وَالْاِسْلَامِ

دِیْنُ اَبِیْکَ الْبَرَاہْرَاھَامِ　　اَنْھَکَ عَنِ الصَّنَامِ

لَاْ تُوَالِیْھَامَعَ الْاَقْوَامِ

ترجمہ: اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت سے نوازے۔ اے بیٹے ان کے جنھوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ کی مدد سے۔ جس صبح قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تمہیں سارے جہاں کا رسول بنایا جائے گا جو تمہارے نیکو کار باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین مبین ہے جس میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر بتوں سے منع کرتی ہوں کہ دیگر قوموں کی طرح ان سے دوستی نہیں نہیں کرنا۔

مولانا احمد رضا خان ان اشعار کی روشنی میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس پاک وصیت میں جو فراق دنیا کے وقت اپنے ابن کریم ﷺ کو، بحمد اللہ توحید و رد شرک تو آفتاب کی طرح روشن ہے اور اس کے ساتھ دین اسلام، ملت پاک ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا بھی پورا اقرار، اور ایمان کامل کسے کہتے ہیں؟ پھر اس سے بالاتر حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی رسالت کا بھی اعتراف موجود اور وہ بھی بیان بعثت عامہ کے ساتھ۔ وللہ الحمد

شفاعت مصطفیٰ ﷺ: آقا کریم ﷺ کی سیرت کے کمالات میں سے ایک پہلو شفاعت مصطفیٰ ﷺ بھی ہے مولانا احمد رضا خان نے سیرت کے کمالاتی پہلو کے پیش نظر مذکورہ رسالے میں اس جہت کو یوں رقم کرتے ہیں: اقول (میں کہتا ہوں) حدیث میں ہے (ترجمہ): جب حضور سید الشافعین ﷺ بار بار شفاعت فرمائیں اور اہل ایمان کو اپنے کرم خاص سے داخل جناں فرماتے ہیں جائیں گے، اخیر میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جس کے پاس سوائے توحید کے کوئی حسنہ نہیں ہو گی، شفیع مشفع ﷺ پھر سجدے میں گریں گے حکم ہو گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ سید الشافعین عرض کریں گے! اے

میرے رب مجھے ان کی بھی پروانگی عطا فرمادے جنہوں نے صرف کلمہ لا الہ الا اللہ ہی کہا ہو۔ رب العزت کا ارشاد ہو گا: یہ تمہارے لیے نہیں مگر مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں ان تمام کو ضرور دوزخ نکال لوں گا جنھوں صرف لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔ (بخاری)

آزر کی تحقیق:

قالوا نعبد الهك و اله ابائك ابراهيم و اسماعيل و اسحاق: (البقرة: 133)

ترجمہ: بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کا۔

مولانا لکھتے ہیں کہ اسی پر "الابیہ ازر" کو حمل فرمایا، اہل تواریخ اہل کتابین (یہود و نصاری) کا اجماع ہے کہ آزر والد نہیں تھا سید خلیل علیہ السلام الجلیل کا چچا تھا۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ بہ زبان مصطفیٰ ﷺ: آقا کریم ﷺ کے ان گنت فضائل ہیں ان میں سے ایک میلاد مصطفیٰ ﷺ بھی ہے جو سیرت النبی ﷺ کا کلیدی پہلو ہے۔ اس جہت کی خاص بات یہ کہ اسے بہ نفس نفیس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مولانا احمد خاں نے ان میں سے کچھ کو شمول الاسلام میں رقم کیا ہے ان آحادیث مبارکہ کے تراجم ملاحظہ ہوں: مجھے اولاد آدم کی بہترین نسلوں میں مبعوث (منتقل) کیا ہے یہاں تک کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاندان ہے (بخاری) اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں منتقل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آراستہ تھیں، پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی میں سب سے بہتر میں منتقل ہوا (دلائل النبوۃ) میں ہمیشہ پاکیزہ مردوں کی پشتوں سے پاکیزہ خواتین کے ارحام میں منتقل ہوتا رہا (المواھب) اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ عظمت والی پشتوں اور پاکیزہ ارحام میں منتقل فرمایا یہاں تک کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا (الشفاء) میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیفہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدن بن عدنان جب لوگ تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر گروہ میں رکھا اور میں اپنے والدین سے ایسے پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں بہ

طریق نکاح پیدا ہوا اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی والا نہیں تھا تا میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے والدین تم سے بہتر ہیں (دلائل النبوۃ) میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میں (بنی سلیم سے چند عورتوں کا) بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا (تاریخ دمشق)

" جو والدین کریمین کے ایمان کے بار میں وارد شدہ احادیث کو ضعیف بتائے وہ خود ضعیف ہے "

مولانا احمد رضا خاں، شمول الاسلام کے اختتام پر ان لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے ایک نصیحت آمیز واقعہ درج کرتے ہیں جو نہ صرف والدین کریمین کے عدم ایمان کے قائل ہیں بلکہ ایمان والدین مکرمین کے اثبات میں وارد احادیث کو ضعیف قرار دینے میں اپنی پوری توانائی صرف کرتے ہیں: سید احمد مصری حواشی در (مختار) میں ناقل ہیں کہ ایک عالم رات بھر مسئلہ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں متفکر رہے کہ تطبیق اقوال ہو، اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے کہ بدن جل گیا۔ صبح ایک لشکری آیا کہ میرے یہاں دعوت ہے راہ میں تزہ فروش ملے کہ اپنی دکان کے آگے باٹ ترازو لیے ہیں، اور انھوں اٹھ کر ان عالم کے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور یہ اشعار پڑھے:

امنت ان ابا النبی وامه	احیاهما الحی القدیر الباری
حتی لقد شهدا له برسالة	صدق فتلك کرامة المختار
وبه الحدیث ومن یقول بضعفه	فهو الضعیف عن الحقیقة عاری

ترجمہ: میں ایمان لایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کو اللہ حی و قدیر جل جلالہ نے زندہ فرمایا یہاں تک کہ انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی لہٰذا تو اس بات کی تصدیق کر کیوں کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے واسطے ہوا اور اثبات ایمان کے بارے وارد شدہ احادیث کو ضعیف بتائے وہ در اصل خود ہی ضعیف اور حقیقت سے دور ہے۔

یہ اشعار سنا کر ان عالم سے فرمایا: اے شیخ! انھیں لے، اور رات کو جاگ نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلادے ہاں جہاں جارہا ہے وہاں نہ جا کہ لقمہ اجل حرام کھانے میں نہ آئے۔ ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے، پھر انہیں تلاش کیا پتہ نہ پایا اور دکان داروں سے پوچھا کسی نے نہیں پہچانا، سب بازار والے بولے یہاں تو کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں وہ عالم اس ربانی ہادی غیب غیب کی ہدایت سن کر مکان کو واپس آئے لشکری کے یہاں تشریف نہیں لے گئے۔

عبد مصطفیٰ ﷺ کی فریاد: اس واقعہ کو لکھنے کے بعد عبد (غلام) مصطفیٰ ﷺ ایک درد بھری یہ فریاد کرتے ہیں: اے شخص! یہ عالم ببرکت علم، نظر عنایت سے ملحوظ تھے کہ غیب سے کسی ولی کو بھیج کر ہدایت فرمادی خوف کر کہ تو اس ورطہ میں پڑ کر معاذاللہ، مصطفیٰ کریم ﷺ کا باعث ایذاء نہ ہو جس کا نتیجہ معاذاللہ بڑی آگ دیکھنا ہو۔ اللہ عزوجل ظاہر و باطن میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی سچی محبت، سچا ادب روزی فرمائے اور اسباب مقت (ناراضگی) و حجاب و بے زاری و عتاب سے بچائے آمین آمین آمین۔

خلاصہ تحقیق: والدین کریمین کے ایمان سے متعلق تین نظریات، اثبات ایمان، عدم ایمان اور سکوت، پائے جاتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے قرآن و حدیث اور مشاہیر علمائے کرام کے اقوال روشنی میں اس نظریے کو اختیار کیا نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین موحد ،ناجی اور جنتی ہیں۔ بلکہ بعض احایث مبارکہ کی رو سے جو احیائے والدین کریمین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں تعدد طریق کی وجہ سے درجہ حسن کو پہنچتی ہیں، اور فضائل میں بہ طور روایت ضعیف حدیث قابل قبول ہے یہی وجہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے خلاف کہنے کی سختی سے منع کرتے ہیں۔ کہ ان گستاخی و بے ادبی میں زبان و قلم دراز کرنے پر اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا

ہو گی جس کا نتیجہ وانجام بھیانک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نسبت و قرابت اور محبت وادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں منفی یا نامناسب کلام نہ کیا جائے اور آپ حاصل تحقیق کے طور پر امت کی نذر یہ جملہ کرتے ہیں" آدمی اگر جانب ادب خطا میں خطا کرے تو لاکھ جگہ بہتر ہے اس سے کہ معاذاللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے" شمول الاسلام " بہت ہی جامع المعلومات پر مبنی رسالہ ہے۔ جس میں اختصار و جامعیت، مراجع ودلائل کی کثرت، روایات پر نقد و محاکمہ، ترجیح الروایات، جمع و تطبیق، فقہ السیرۃ اور فقہی مسائل کی وضاحت جیسی خصوصیات کے ساتھ ادب و تعظیم ابوین مکرمین اور محبت رسول ﷺ کی چاشنی موجود ہے۔ یہ رسالہ دراصل ان کی خاندان نبوی ﷺ سے گہری عقیدت و محبت کا مظہر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا کے نزدیک والدین کریمین اور دیگر اہل بیت رسول ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے اور وہ اسے آپ ﷺ سے عقیدت کا اس لیے لازمی تقاضا خیال کرتے ہیں کہ خاندان نبوی سے محبت، ایک پہلو سے خود ذات رسالت مآب ﷺ کی ہی محبت و عقیدت کا حصہ ہے۔ چناچہ اس تناظر میں اس رسالے کا موضوع بھی براہ راست اسی فکر و خیال عظمت و تقدیس رسول ﷺ کی اس تحریک سے منسلک قرار پاتا ہے۔ جس کے داعی اور علم بردار ہیں۔

نتیجہ تحقیق:)(Findings of Research

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ حاصلات اخذ کیے جاتے ہیں:

(1) مولانا احمد رضا خاں ایمان والدین مکرمین کے تمام دلائل خواہ عدم ایمان کے ہوں یا اثبات ایمان کے ہوں وہ سب آپ کے پیش نظر ہیں۔ ان نصوص میں تطبیق کرتے ہیں جو نصوص عدم ایمان سے متعلق ہیں ان کی تاویل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور جو نصوص اثبات ایمان سے متعلق ہیں انہیں بلاتردد قبول کرتے ہیں۔

(2) عدم ایمان کی نسبت ابوین کریمین کی طرف کرنا نبی کریم ﷺ کو ایذا پہچانے کے مترادف ہے۔

(3) فضائل ابوین کریمین، فضائل سیرت مصطفیٰ ﷺ کا اہم پہلو ہے

(4) شمول الاسلام میں مولانا احمد رضا خاں نے فضائل سیرت کے ہمہ جہت پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔
(5) مولانا احمد رضا خاں سیرت نگاری کی جہت، اسلوب اور منہج پر کامل دسترست رکھتے ہیں۔
(6) متعلقات نبوی ﷺ سے عقیدت: محبت رسول ﷺ و غلامی رسول کا تقاضا ہے۔
(7) مولانا احمد رضا کی تحقیق کے مطابق آزر والد نہیں چچا ہیں۔

مراجع و مصادر:

سورہ ابراہیم: ۳۵

ابن منظور، محمد مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، س،ن جلد ۵، ص: ۴۳

ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ج ۷، ص: ۲۷۷

اہل سنت و جماعت کا یہ مکتبہ فکر حضرت ابو الحسن اشعری علی بن اسماعیل کی طرف منسوب ہے۔ آپ ۲۵۰ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ کو وفات پا گئے۔

سورۃ الاسرار: ۱۵

صحیح ابن حبان، باب اخبار النبی عن البعث احوال الناس فی ذالك الیوم، جلد ۱۶ ص: ۳۵۶، حدیث ۷۳۵۷،

معتزلہ کا سرغنہ واصل بن عطا سیدنا حسن بصری کا شاگرد تھا۔ آپ سے اختلاف کی وجہ سے جدا ہوا گیا ۔ اسی مناسبت سے معتزلہ کہلائے۔

شہرستانی، الفصل فی الملل، جلد ۳ ص: ۷۴۔

اہل سنت کا یہ مکتبہ فکر امام ابو منصور ماتریدی، محمد بن محمد کی طرف منسوب ہے۔ امام ماتریدی سمر قندی کے علاوہ ماترید میں پیدا ہوئے اور ۳۳۳ھ میں وفات پائی۔

ابن تیمیہ، احمد بن عبد السلام بن عبد الحلیم، دراء تعارض العقل و نقل، دار الکتب العلمیہ جلد ۹، ص: ۶۲

سورۃ المائدہ: ۱۹

سورہ یٰسین: ۶

الحاوی الفتاویٰ، جلد ۲ ص: ۱۸۹

اعجاز احمد مفتی قادری، مقدمہ: مشمولہ، شمول الاسلام، ص: ۱۲

محمد خان قادری مفتی، ایمان والدین مصطفیٰ ص: ۴۷، ۴۸ مطبوعہ حجاز پبلیکیشنز لاہور۔

اعجاز احمد، مفتی، قادری۔ الفہرست آیات: مشمولہ، شمول الاسلام، ص: ۸۳

اعجاز احمد، مفتی، قادری، فہرس اطراف الاحادیث، مشمولہ، شمول الاسلام، ص: ۸۴

احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص: ۶۶ تا ۶۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل سمندری کی طرف سے

اشاعت خاص صد سالہ عرس امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موقعہ پر

شائع ہونے والی کتب

نام کتاب	مصنف	نام کتاب	مصنف
تذکرہ مجدد اعظم	مولانا عطاء النبی	امام احمد رضا اسمٰعیل خلیل کی	غلام مصطفیٰ رضوی
عطر ہدایت بخشش (جلد دوم)	مفتی عارف محمود خان	سرتاج الفقہاء امام احمد رضا	ڈاکٹر مسعود احمد
اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	امام احمد رضا اور شیخ صالح کمال کی	غلام مصطفیٰ رضوی
امام احمد رضا اور فقہائے سلف سے اختلاف	مفتی فیض احمد اویسی	اعلیٰ حضرت کے رفاہی کارنامے	غلام مصطفیٰ نعیمی
امام احمد رضا اور احترام سادات	سید صابر حسین بخاری	امام احمد رضا کا دل نکاتی منصوبہ	غلام مصطفیٰ رضوی
امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق	سید وجاہت رسول قادری	علم تفسیر میں امام احمد رضا کی خدمات	مولانا عطاء النبی حسینی
خانوادہ رضا کی علمی و ادبی جہتیں	توفیق احسن برکاتی	امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت	سید وجاہت رسول قادری
ضیائے تاباں (جلد اول)	شرافت علی قادری	ضیائے تاباں (جلد دوم)	شرافت علی قادری
حسام الحرمین اور مشائخ نقشبندیہ	غلام مصطفیٰ رضوی	محدث بریلوی کے عشق کے تشکیلی عناصر	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم
پروفیسر حاکم علی اور امام احمد رضا	میثم عباس قادری	کنز الایمان پس منظر اور پیش منظر	غلام مصطفیٰ رضوی
کنز الایمان تحقیق کے آئینے میں	غلام مصطفیٰ رضوی	امام احمد رضا اور تحفظ ختم نبوت	سید وجاہت رسول قادری
علم سیرت و شمائل اور امام احمد رضا	اظہار النبی	عقیدہ توحید کے تحفظ میں امام احمد رضا کی خدمات	شرافت علی قادری
امام احمد رضا خدمات و اثرات	مولانا ابوزہیر رضوی	فتاویٰ رضویہ کی بے مثال خدمات	مفتی علی اصغر عطاری
صنعت و تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی	مفتی سجاد علی فیضی	سلطنت عثمانیہ کے تحفظ میں امام احمد رضا کا کردار	ڈاکٹر دلاور خان
انگریزی کے دوست یا دشمن	غلام مصطفیٰ رضوی	اعلیٰ حضرت سیرت کورس	مفتی عارف خان
تاجدار ختم نبوت	شرافت علی قادری	امام احمد رضا عقل و دانش کی عدالت میں	ڈاکٹر اسماعیل بدایونی
فروغ رضویات میں رشد الایمان فاؤنڈیشن کا کردار	شاہد ڈوگر	تعلیم اور فکر رضا	غلام مصطفیٰ رضوی
معارف کنز الایمان	علامہ یٰسین اختر	مختصر تذکرہ محدث اعظم	علامہ حسن علی رضوی
امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت	ڈاکٹر کوثر نیازی	تذکرہ صاحبزادہ فضل رسول رضوی	علامہ حسن علی رضوی
امام احمد رضا اور علامہ محمد اقبال کے سیاسی افکار	پروفیسر گل احمد	قرآنیات کا علمی اطلاق اور کنز الایمان	پروفیسر دلاور خان
مکتوبات سید وجاہت رسول قادری	ڈاکٹر سلیم اللہ جندران	امام احمد رضا کے معاشی افکار و نظریات	مولانا شاہد القادری
الہند کی کہانی علمائے عرب کی زبانی	علامہ غرم شمزاد مدنی	سیرت مصطفےٰ ﷺ قبل از ولادت مصطفیٰ ﷺ	پروفیسر دلاور خان

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل
سمندری فیصل آباد (پاکستان)